مخصوص کارڈ

مصنف :- رفیسا نشیلوا (میریا)-

عنوان :-

ترتیب :-

روش - سفرنامہ-

ہمارے مہمان



ناشر کا حاشیہ

یہ مطبوعہ رسالہ «سوویت وومین» میں
شائع ہوئے مضامین کی نقل ہے

سرورق: سوویت راجدھانی کے کیف ریلوے اسٹیشن پر ماسکو کی عورتیں اپنی ہندوستانی سہیلیوں کو گرم دلی سے خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔ دائیں سے بائیں: نادیژدا پرفینووا، ہندوستانی پارلیامنٹ کی ممبر اور وفد کی رہنما اینی مسکیرین، نینا پوپووا، وفد کی ممبران منو اگاٹے، دیویہ بھٹ اور یکاترینہ فورٹسیوا



سوویت زندگی
کی
جھانکیاں

میریا افسیا ننیکووا کے قلم سے

ہمارے مہمان

غیرملکی زبانوں کا دارالاشاعت
ماسکو



پر کشش قومی لباس میں ان حسیناؤں نے ماسکو کی سڑکوں پر زبردست توجه کهینچی اور راهگیر انهیں تهٔ دل سے خوش آمدید کهنے کیلئے کهڑے هو جاتے تهے۔ آپ هیں بائیں سے دائیں: سرلا گپتا، منورما ستین، کپیلا مهته، کمال رانی بوس اور

اینی مسکیرین

عورتوں کی عالمی کانگرس میں آئی ہوئی ہندوستان کی نمائندہ عورتیں واپس لوٹتے وقت سوویت عورتوں کی دعوت پر چار ہفتے سوویت یونین میں ٹھہریں۔ ماسکو کے کیف ریلوے اسٹیشن پر راجدھانی کے بہت سے کارخانوں، ملوں اور اداروں کی خواتین نے انکا استقبال کیا۔ وہ سب بڑے اشتیاق سے اس ملاقات کا انتظار کر رہی تھیں اور مہمانوں کی ہر خواہش اظہار سے پہلے پوری کرنا چاہتی تھیں۔

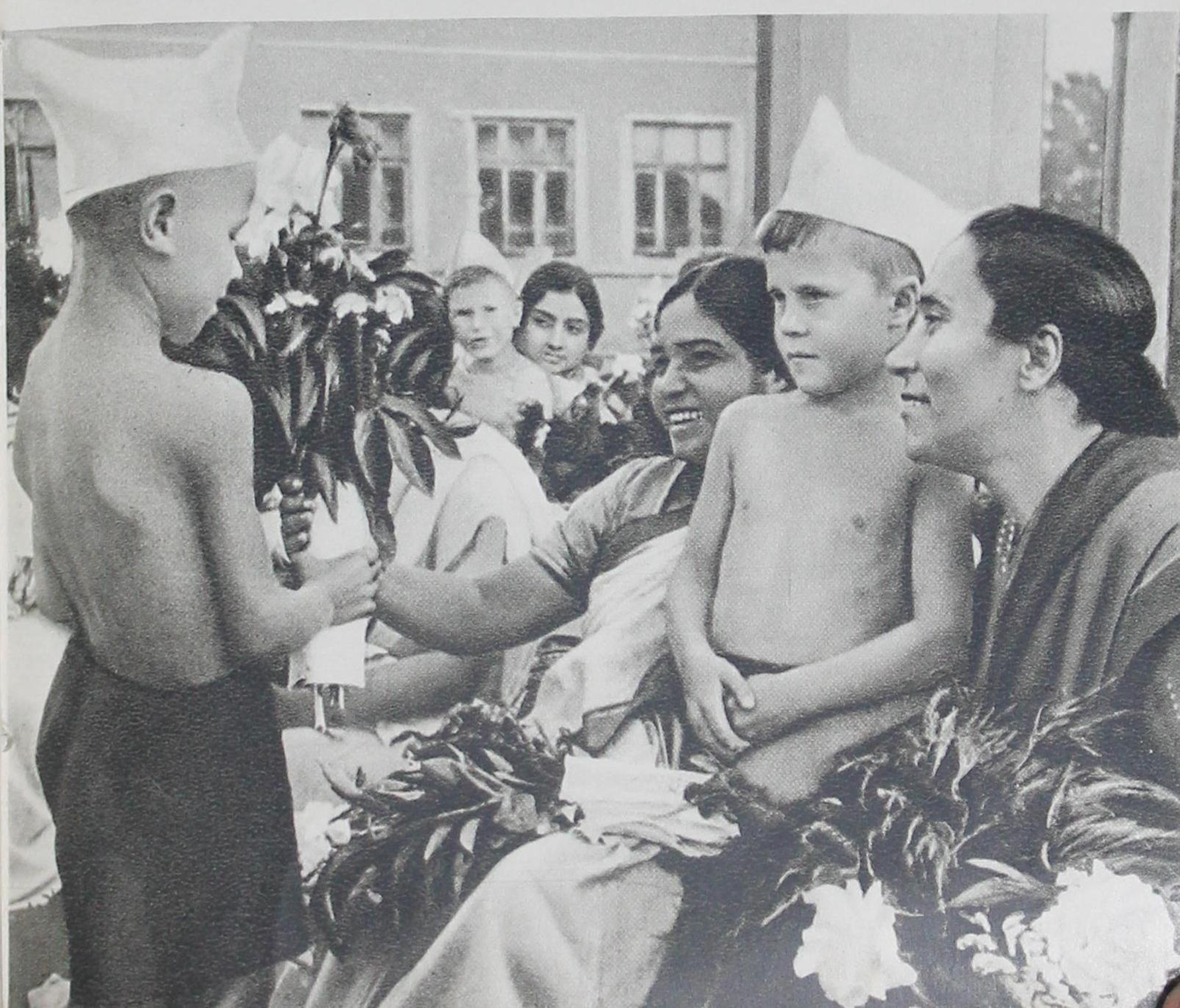
ہندوستانی خواتین نے اپنے سوویت دورے کا آغاز ہمارے وطن کی راجدھانی ماسکو سے کیا۔ انہوں نے شہر کی سڑکوں پر کبھی پیدل اور کبھی گاڑی میں گذرتے ہوئے بہت سے نوتعمیر اور زیر تعمیر مکانوں، عمارتوں، خصوصاً ماسکو کی اونچی عمارتوں اور زمین دوز ریلوے کے عظیم الشان اسٹیشنوں کو دیکھا۔ تعمیری انجنیرنگ کے دائرے میں سوویت یونین کی حاصل کردہ تازہ ترین کامیابیوں، سوویت معماری اور ہماری شہری نشوونما کے آئندہ امکانات کا جائزہ لینے کے لئے انہوں نے کل یونین تعمیری نمائش کو بھی دیکھا۔

ہماری ہندوستانی سہیلیوں کو سوویت یونین کے لوگوں سے بات چیت کرنے کا بڑا اشتیاق تھا اور انہوں نے مفصل باتیں کیں، انکو کسی ایک مزدور خاندان کے معیار زندگی سے لیکر ملک کی ریاستی تنظیم تک، ہر معاملے سے گہری دلچسپی تھی۔ کوپاونہ اعلی اونی مل میں وہ

مل کی بہترین جلاہیوں سے ملیں، جن میں میریا روژنیوا بھی ہے جوکہ اپنے کام کی مہارت کی بدولت تمام ملک میں مشہور ہے۔ اس نے مہمانوں کو اپنے کام کے طریقوں سے واقفیت کرائی۔ وہ میریا روژنیوا کی ہر حرکت کی چستی اور عمدگی پر تو فریفتہ ہوگئیں۔

نمائندوں میں اسکول کی استانیاں اور کالج کی پروفیسر بھی تھیں اور قدرتاً وہ سوویت یونین کے نظام تعلیم میں بڑی دلچسپی رکھتی تھیں۔ انکو اسکول دیکھنے کا بھی موقع دیا گیا۔

ہندوستانی مہمانوں نے کوپاونہ اعلی اونی مل کے کنڈر گارٹن کو دیکھا۔ دائیں طرف مشہور ہندوستانی عوامی رهنما هاجرہ بیگم ہیں





کل یونین تعمیری نمائش کے ایک ہال میں

جے۔ وی۔ استالین کے نام پر «پراودا» چھاپہ خانہ میں
انجینیر وی۔ این۔ شیریتسہ نے وفد کی ممبران کو چھاپہ
خانے میں ہوا کچھہ کام دکھایا





ماسکو زمین‌دوز ریلوے کا «تاگانسکایہ» اسٹیشن

نمائندوں کو ہمارے پریس سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ وہ بچوں کے کتاب گھر اور ریاستی لینن لائبریری (آرڈر آف لینن) میں گئیں، مصنفین، اخبار نویسوں اور ناشروں سے ملیں اور انہوں نے دیکھا کہ سوویت پریس صحیح معنوں میں آزاد اور جمہوری پریس ہے۔

ہمارے مہمانوں کو یہ دیکھنے کے بہت سے مواقع ملے کہ سوویت عورتوں کو اپنے ملک میں کتنے وسیع حقوق حاصل ہیں۔ وہ سوویت یونین کی مجلس عالیہ کی خاتون ممبران سے ملیں، وہ «هیرو آف سوشلسٹ لیبر» کی خطاب یافتہ عورتوں سے ملیں، حکومت کے اعلی عہدوں پر فائز عورتوں اور عام مزدور و کسان عورتوں سے ملیں۔ آر۔ایس۔ایف۔ایس۔آر۔کی وزیر تمدن ٹی۔ایم۔زوئیوا اور آر۔ایس۔ایف۔ایس۔آر۔کی نائب وزیر تعلیم ایل۔وی۔ دوبرووینا اور سوویت یونین کی نائب وزیر صحت ایم۔ڈی۔کووریگنا نے انکا استقبال کیا۔

ماسکو سے سوویت یونین کے دوسرے شہروں کو جانے سے پہلے ہندوستانی عورتوں کی نمائندوں نے وی۔ ائی۔ لینن اور

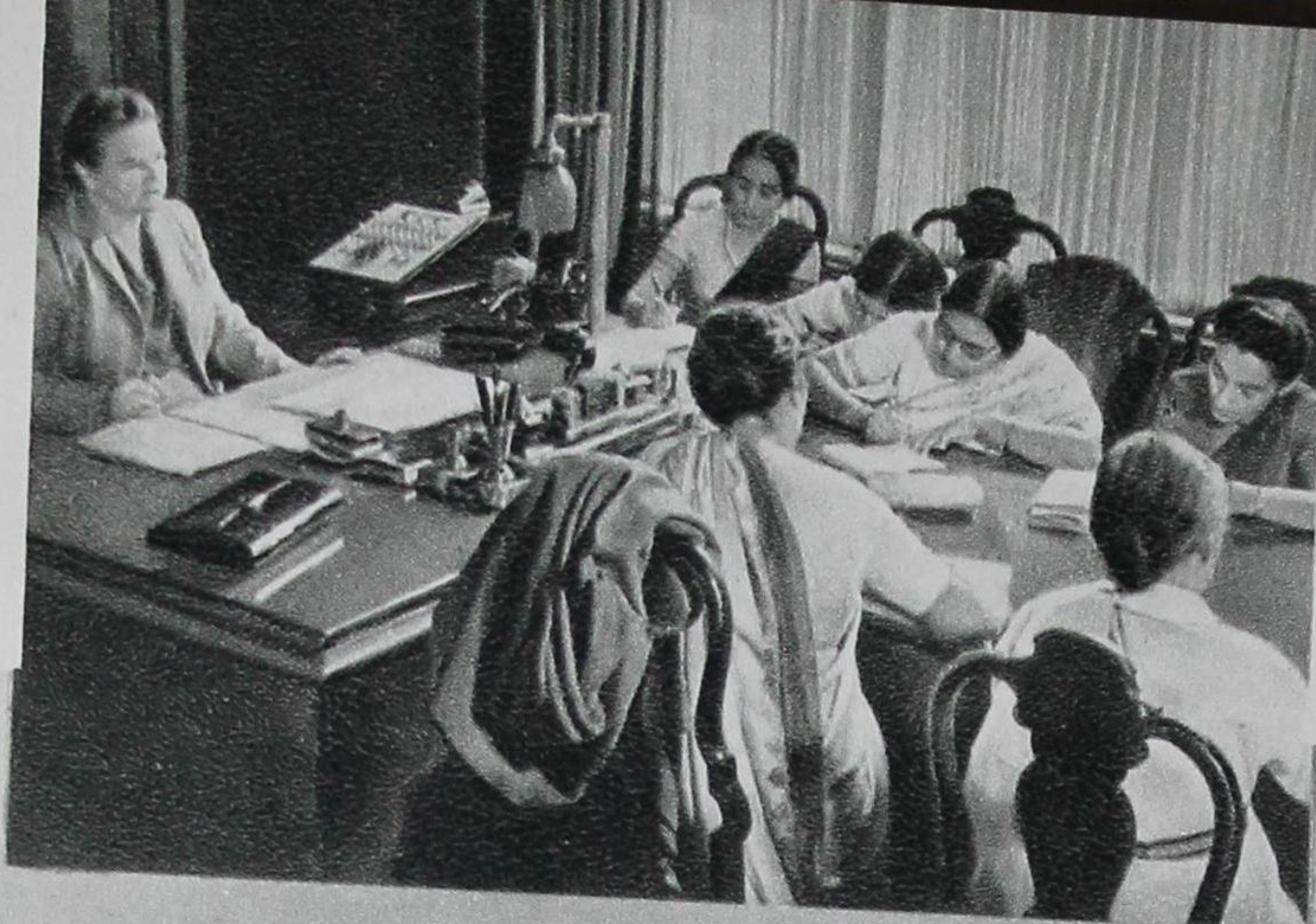
ریاستی لینن لائبریری میں غیرمعمولی کتب کے شعبے کے صدر بی۔ آئی۔ کوزلووسکی نے مہمانوں کو ہندوستانی مصنفین کی کتابیں دکھائیں



آر۔ ایس۔ ایف۔ ایس۔ آر۔ کی وزیر تمدن
ٹی۔ ایم۔ زوئیوا نے نمائندوں کا استقبال کیا

سینٹ پیٹرزبرگ (موجودہ لینن گراڈ) کے بانی پیٹر اول
کی یادگار پر وفد کی تصویر لی گئی









«کلاہ باران» نامی فوارے کی خوشگوار خنکی
سے تو وہ خاص طور پر لطف اندوز ہوئیں

لینن گراڈ میں اے۔ آئی۔ میکایان نامی مٹھائی فیکٹری
کی ایک مزدور الیکزینڈرا سوکولنیکووا کے ساتھ



جی۔ وی۔ استالین کے مقبرے پر پھول چڑھائے جنکا نام تمام ملکوں کی عورتوں کیلئے آزادی اور خوشحالی کا نشان ہے۔

ہندوستانی مہمانوں نے لینن گراڈ کی کافی سیر کی اور اسکے کشادہ چوکوں، باغوں اور پارکوں، روسی معماری کے ہنر اور ماضی کے عظیم بت تراشوں کے عالیشان نمونوں کو بہت پسند کیا۔ وہ ریاستی ایرمیتاژ عجائب گھر بھی گئیں اور روسی معماری کی شاندار یادگار پیٹرودوریٹس کی بھی سیر کی۔

وہ ماؤں اور بچوں کی صحت اور حفاظت کا انتظام دیکھنا چاہتی تھیں، لینن گراڈ کی عورتوں نے ان کو لینن گراڈ انسٹیٹیوٹ آف پیڈی ایٹرکس (بچوں کے امراض کا اسکول) اور سوویت یونین کی اکیڈمی آف میڈیکل سائنس کا انسٹیٹیوٹ آف آبسٹیٹرکس اینڈ گائنےکولوجی (بچہ جنانے کی سائنس اور عورتوں کے امراض کا ادارہ) بھی دکھایا۔

نمائندگان نے سوویت یونین میں مذہب کی آزادی سے متعلقہ بھی سوالات پوچھے ۔ اس سلسلے میں لینن گراڈ کی عورتوں نے انہیں بذات خود کسی گرجے کی کارروائی دیکھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے ایسا ھی کیا اور نکولسکی گرجے میں گئیں، جہاں انہوں نے پادری الیگزینڈر سے لمبی بات چیت بھی کی۔ اسکے بعد وفد کی رہنما اینی مسکیرین ماسکو میں ایک کیتھولک گرجے بھی دیکھنے گئیں۔

اینی مسکیرین نکولسکی گرجے کے پادری الیگزینڈر کے ساتھ



لینن گراڈ کے ہزارہا شائقین سپورٹ کے ساتھہ
نمائندگان ایس- ایم- کیروف سٹیڈیم میں





صرف ہوائی جہاز میں ہی مہمانوں نے سوویت دھرتی
کے طول و عرض پر ۱۵۰۰۰ کیلومیٹر اڑان کی

... استالین گراڈ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے اور اب یہ دہلی، کلکتہ اور بمبئی کی خواتین اس بہادروں کے شہر کو بذات خود دیکھنا چاہتی تھیں۔ انہوں نے وہاں اسکی تعمیر نو دیکھی۔ انہوں نے دیکھا کہ اس زمین پر جس پر کہ اب تک جنگ، آگ اور تباہی کے نشانات ہیں کیسے نئی عالیشان عمارتیں اٹھ رہی

استالین گراڈ کی سڑکوں پر نمائندگان نے خوب سیر کی





استالین گراڈ کے «کراسنی اکتیابر» (سرخ اکتوبر) میٹلرجیکل کارخانے کی مزدور اور انجینیر عورتوں نے نمائندگان کو اپنا ٹیکنیک گھر دکھایا

وی- آئی- لینن والگا-ڈون جہازران نہر کی سیر

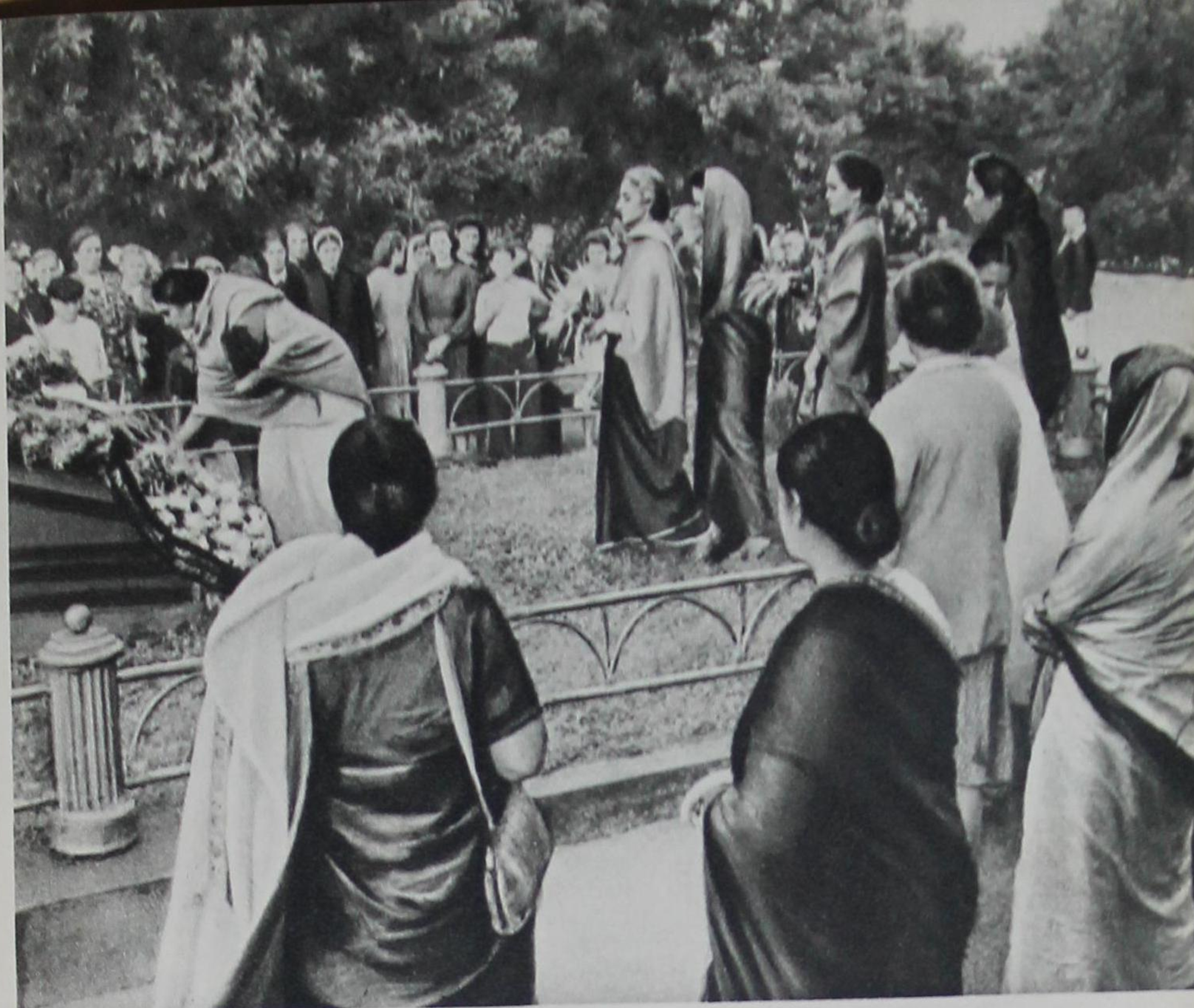


ہیں۔ انہوں نے «کراسنی اکتیابر» (سرخ اکتوبر) میٹلرجیکل کارخانے (آرڈر آف لینن) اور مشہور استالین گراڈ ٹریکٹر پلانٹ کو بھی دیکھا جو اب بحال کئے جا چکے ہیں اور پوری قوت سے چل رہے ہیں۔ انہوں نے استالین گراڈ کے مزدوروں کی زندگی اور انکی رہنے سہنے کی حالت سے بھی واقفیت حاصل کی۔

ہماری مہمان وی. آئی. لینن والگا۔ڈون جہازران نہر کی سیر کرنا چاہتی تھیں۔ انکی یہ خواہش بھی پوری کی گئی۔ «اس ملک کے عوام کی حب الوطنی اور انکے جوش محنت کا کہیں جواب نہیں»۔ یہ تھے وہ الفاظ جو ہندوستانی مصنفہ شیبیا دت نے سوویت

ہندوستانی پارلیامنٹ کی ممبر
رینو چکرورتی نے استالین گراڈ کی
ننھی منھی نیناسے جان پہچان کی





شہیدوں کے میدان میں سوویت سپاہیوں، جنہوں نے دوران جنگ استالین گراڈ کی حفاظت میں اپنی جانیں دیں، کی مشترکہ مزار پر وفد نے پھول چڑھائے۔ انسویہ گیانچند مزار پر ہیں۔ جنگلے کے اندر پشپا بوس اور سکینہ حسن نظر آ رہی ہیں

مردوں اور عورتوں کی محنت سے پیدا شدہ تبدیلیوں کو دیکھہ کر کہے۔ «وہ تقدیر وغیرہ میں یقین نہیں رکھتے بلکہ اپنی تقدیر خود بناتے ہیں»۔

... ہم سوچی کو عموماً مقام صحت کے نام سے یاد کرنے کے عادی ہیں۔ لیکن ہندوستانی مہمانوں نے اسے فردوس برروئے زمین کے نام سے پکارا۔ اس شہر کی باامید پرلطف چھل پہل نے انہیں

بہت متاثر کیا۔ یہاں انہوں نے سمندر کی طرف سے سوچی کا دلکش منظر دیکھنے کے لئے چھوٹے جہازوں پر سیر کی، ڈینڈراریم (ایک باغ جہاں دنیا کے ہر گوشے سے درختوں کے نمونے جمع کئے گئے ہیں) کو دیکھا اور تھیٹر بھی گئیں۔

مہمان میٹسیسٹا بھی گئیں اور میٹسیسٹا کی صحت گاہ کے آب شفا کے محکمہ کے ڈائرکٹر اے۔ایف۔بیلووسں نے انہیں علاج وغیرہ کے مختلف طریقے بتائے اور کہا کہ گذشتہ سال میٹسیسٹا کے گندھکی چشموں سے تین لاکھ سے زیادہ اشخاص نے شفا پائی ہے۔

سوچی ڈینڈراریم میں کھجور کے درختوں، تھوھروں اور نیم گرم نشوونما کے دوسرے نمونوں نے ہندوستانی خواتین کو اپنے مادر وطن کی یاد دلا دی



ہندوستانی خواتین نے سوچی کے کئی سینی ٹوریم دیکھے۔ سوویت یونین کی وزارت تمدن کے سینی ٹوریم میں وہ دن کو اس وقت پہنچیں، جبکہ وہاں ٹھہرے ہوئے لوگوں کی زیادہ تعداد ساحل پر نہانے گئی ہوئی تھی اور بہت سے میٹسیسٹا میں گئے ہوئے تھے۔ تاہم کسی نے ساحل پر انکی آمد کی خبر پہنچا دی اور آہستہ آہستہ سینی ٹوریم کے وسیع برانڈے میں لوگوں کا میلہ لگ گیا۔ یہاں ان ہندوستانی مہمانوں نے جوکہ بذات خود پروفیسران اور معلمین تھیں (متورا ہارلیکر، رجنی کمار اور گارگی بھٹاویدیکر) اپنے ہم پیشہ ساتھیوں سے ملاقات کی۔ سرگی مرگیلان سے مل کر تو وہ خاصکر خوش ہوئیں، جوکہ ۲۵ سال کی عمر میں ہی ریاضی میں ڈاکٹر بن چکے ہیں اور ماسکو اور ایروان یونیورسٹیوں میں پروفیسر ہیں۔ انکی ہم پیشہ ہندوستانی ساتھیوں نے کہا: «اس کم عمری میں آپکی یہ قابلیت قدرتی صلاحیتوں کے ساتھ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ سوویت یونین میں ذہین نوجوانوں کی تعلیم پر کتنی توجہ دی جاتی ہے»۔

ہندوستانی خواتین سیرگو اورجنیکیدزے نامی سینی ٹوریم (کوئلہ کی کان کے مزدوروں کی صحت گاہ) کو دیکھکر بہت خوش ہوئیں۔ وہاں جب انہوں نے پرفضا، آرامدہ کمروں، طبی سہولیات اور باقی آسائشوں کو دیکھا تو انہوں نے سینی ٹوریم کے ڈائرکٹر اور جو مزدور وہاں چھٹیاں کاٹ رہے تھے ان سے بہت سے سوالات کئے۔

«سینی ٹوریم بنانے میں کیا خرچ آیا؟»

سوچی میں ہندوستانی مہمان عام محفل میں شریک ہوئیں۔ بائیں طرف صحت گاہ کے انتظامیہ ادارے کے صدر اے. ڈی. بوریسوف ہیں



کولیا میشن کے لئے ایک ہندوستانی مہمان شیپیا دت کے ساتھه تصویر کھچانا بہت خوشی کا موقع تھا



«۱۹۲۶–۱۹۲۷ء کی قیمتوں کے مطابق ۳ کروڑ ۱۰ لاکھه روبل۔ اسکے علاوہ گذشتہ سال سمندر کے کنارے تک بجلی ریلوے بنانے کے لئے ایک کروڑ روبل خرچ کئے گئے تھے»۔

«سینی ٹوریم میں جگھه کون تقسیم کرتا ہے؟»

«ٹریڈ یونین» –

«مزدور اپنی رہائش کے لئے کیا ادا کرتا ہے؟»

«کل اخراجات کا بیس سے تیس فیصدی اور بعض کان مزدور تو بالکل مفت میں ہی رہتے ہیں»۔

«کیا یہاں ایسے مزدور ہیں جو مفت دہ رہے ہوں؟»

اتنے میں سفید سوٹ والا ایك کان مزدور آگے آیا۔ اس کا نام سٹینیسلاف گیارگیوچ مامنٹوف تھا۔

اس نے بتایا کہ: مجھے یہاں صرف رہائش ہی مفت نہیں ملی، بلکہ یہاں تك میرا ریلوے کرایہ بھی ادا کیا گیا ہے۔



نمائندگان نے پروفیسر ایس- این- مرگیلان (دائیں) اور نائب پروفیسر آر- اے- الیگزینڈریان سے ملاقات کی

سوویت یونین کی وزارت تمدن کے سینیٹوریم میں نمائندگان نے کیف یونیورسٹی کے نائب پروفیسر اے- پی- سکھوپالکو سے باتچیت کی- بائیں طرف سے اول روڈا ٹی- چینائے ہیں





چھوٹے جہازوں میں خوشنما
سیر کا ایک منظر



«آپ کیا کماتے ہیں؟»

«دو سے تین ہزار روبل ماہوار، جوکہ میرے کام پر منحصر ہے۔ کیا میں بھی آپ سے ایک سوال پوچھہ سکتا ہوں؟ ہندوستانی کان مزدور کیسے رہتے ہیں؟ ان کے کام کا دن کتنا لمبا ہے؟»

«جہاں ٹریڈ یونینیں کمزور ہیں، وہاں تو مالکان کی مرضی پر منحصر ہے...»

یہ باتچیت کئی گھنٹے تک ہوتی رہی۔

گرم دن ہونے کے باوجود ایک کان مزدور ایڈل بیک کلمجانوف نے مہمانوں کے اعزاز میں اپنی وردی پہن لی تھی۔ اس نے بھی خوشی سے تمام سوالات کا جواب دیا۔





مشہور کاراگانڈا کان مزدور عادلبیگ کلمژانوف نے
خلوص سے نمائندگان کے تمام سوالات کا جواب دیا

سوچی میں ہندوستانی نمائندگان کے قیام کے وقت
ازبیکستان کی مشہور فن کارہ تمارا خانم نے ایک
کنسرٹ دورے پر مہمانوں کو اپنے نغموں اور
رقص سے لطف اندوز کیا



فیرگانہ صوبے کے تاشلک ضلع کے استالین اجتماعی
کھیت کے خوش طبع زمین شناس کو سوویت یونین
کی وزارت زراعت کے سینی ٹوریم میں ملکر مہمانوں
نے اسے «ہمارا دوست کریم» کہہ کر مخاطب کیا



سوویت یونین کی کوئلہ
صنعت کی وزارت کے
سینی ٹوریم میں قیام پذیر
لوگوں سے باتچیت کے بعد
نمائندگان نے کانکنوں کے
ساتھہ ناچ کیا



ازبیک سوویت سوشلسٹ ری پبلک کی مجلس عالیہ
کی نائب صدر واسیلا سادیکووا، اپنی مسکیرین اور
دوسری ہندوستانی نمائندگان سے پہلے ہی کوپن ہیگن
میں مل چکی تھیں اسلئے اپنے وطن ازبیکستان میں انکا
سواگت کرکے بہت زیادہ خوش ہوئیں

وہاں سے جاتے وقت ہندوستانی ٹریڈ یونین رہنما سدھا رائے نے کلمجانوف سے کہا: «جب تم جانتے ہو کہ ایسے عالیشان محل میں رہنے کا تمہیں حق ہے تب تو زمین‌دوز کام کرنے میں بھی مزا آتا ہوگا!»

... تاشقند میں ہوائی جہاز رات کے وقت پہنچا - لیکن اسکے باوجود ہندوستانی مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہوائی

اڈے پر بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے تھے۔ وہاں حاضر ازبیک عورتوں میں حکومت کی ممبران، سائنس دان، انجینیر اور کارخانوں اور اجتماعی کھیتوں کی مشہور کارکن تھیں۔ ازبیک سوویت سوشلسٹ ری پبلک کی مجلس عالیہ کی نائب صدر واسیلا سادیکووا نے مہمانوں کا گرم سواگت کیا۔

اگلی صبح ہندوستانی خواتین نے ازبیک راجدھانی کی سیر کی۔ انہوں نے ریاستی لائبریری دیکھی اور ایک پاؤنیر کیمپ اور کنڈرگارٹن

ازبیکستان کی شاعرہ ذولفیہ خوشی سے ہندوستانی ادیباؤں شانتا باسو (دائیں) اور انجلی مکرجی کے ساتھہ باتچیت کر رہی ہیں





تاشقند ٹیکسٹائل مل میں مزدور عورتوں نے نمائندگان
کو انکی پسند کے پارچہ جات بطور تحفہ دیئے

میں بھی گئیں جہاں چھوٹے بچوں نے انکے لئے گانے گائے، ناچ کئے اور کھیل دکھائے۔

وفد کی ممبران تاشقند کے نئے نئے بنے اوپیرا اور بیلٹ تھیٹر کو دیکھکر تو بہت ہی متاثر ہوئیں۔ تھیٹر کی عالیشان عمارت اور بیلٹ «رقاصہ» کو دیکھکر جس میں کہ ہمارے وقت میں ازبیک لڑکیوں کے لئے کھلے شاندار مواقع کے بارے میں بتایا جاتا ہے، انہوں نے ازبیک تمدن، جوکہ ہندوستانی عوام کے اتنا نزدیک اور انکے لئے عام



تاشقند کے ایک کنڈرگارٹن کے بچے مہمانوں کو دیکھتے ہی انکے ساتھہ گھل مل گئے اور ان سے گاڑی کا کھیل کھیلنے لگے

فہم ہے، کی ترقی کی طرف سوویت ریاست کی خاص توجہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔

تاشقند میں جے. وی. استالین نامی ٹیکسٹائل مل پر ازبیک عوام کو ناز ہے۔ تو اسے دیکھنا لازمی تھا۔ چنانچہ ہماری مہمانوں نے اس مل کے بڑے بڑے روشن کھاتوں میں تین گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزارا۔ گو باہر کا درجۂ حرارت ۵۰ درجے سینٹی گراڈ کے قریب تھا، تاہم مل کے اندر ٹھنڈ تھی کیونکہ وہاں تازہ ہوا کے لئے ایسا انتظام ہے کہ ہر تین منٹ کے بعد مکمل طور پر ہوا تبدیل ہو جاتی ہے۔

مل میں ۷۵ فیصدی کارکنان عورتیں ہیں۔ ہماری ہندوستانی مہمانوں نے تاشقند کی کارکنوں سے لمبی باتچیت کی۔



کولخوز کو جاتے وقت راستے میں مہمانوں نے ایک مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن کو بھی دیکھا۔ یہاں انہوں نے کپاس چننے والی اور دوسری زراعتی مشینوں کو دیکھا جنہیں کہ سوویت کسان استعمال کرتے ہیں

ہندوستانی مہمان کولخوز کی انگور باڑیاں دیکھہ رہی ہیں۔ باڑیوں کے پیچھے کپاس کے کھیت ہیں



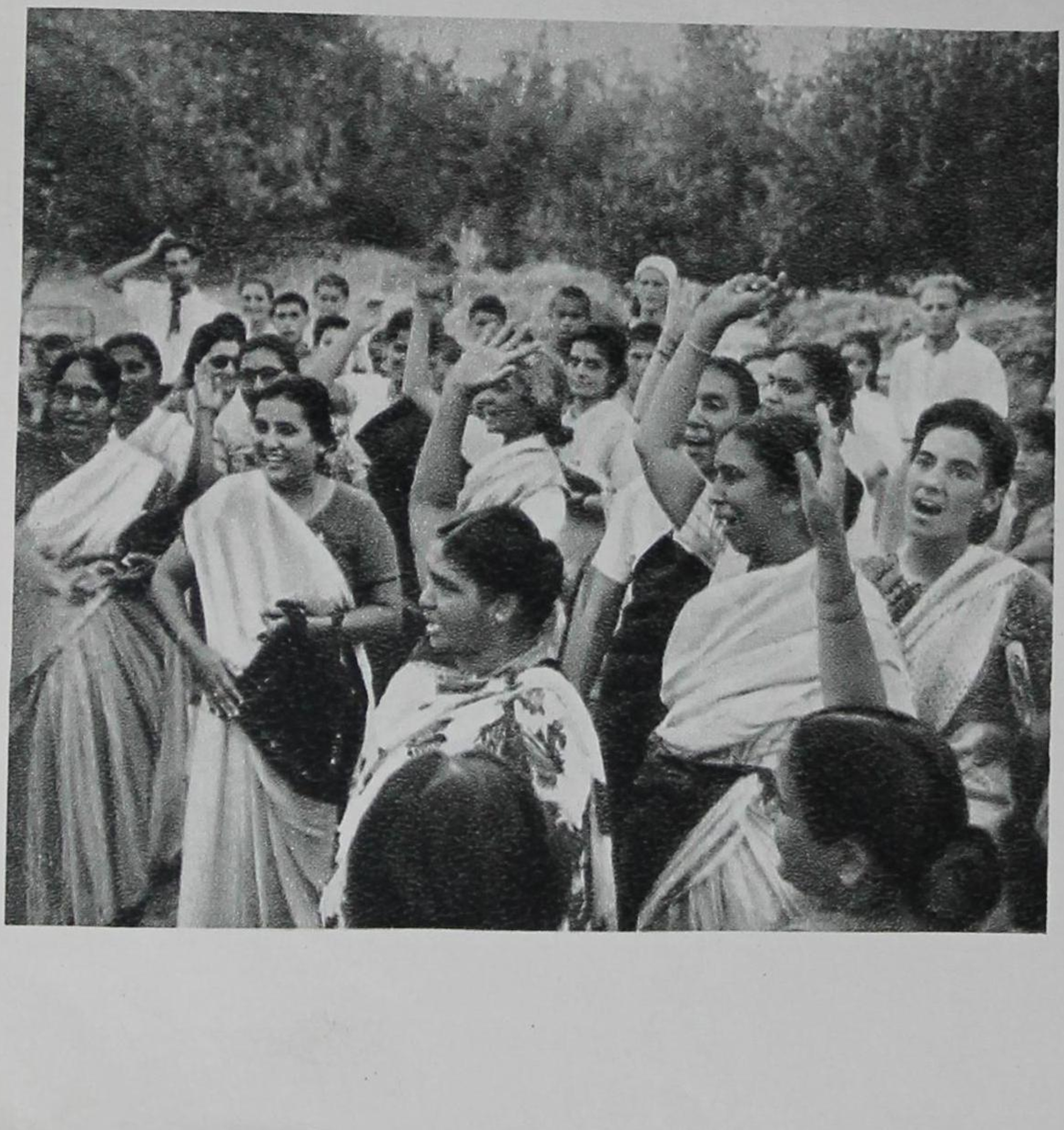


جب ہندوستانی مہمان بادل‌جان اسمانووا کے
گھر آئیں تو اسکے کنبے نے بڑی مہمان نوازی سے
انکا سواگت کیا

مشہور ازبیک جلاھی نوریا مکسونووا نے ھاتھہ سے اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ: «یہ تمام پھرتیلی مشینیں، جوکہ کروڑوں گز کپڑا تیار کرتی ھیں، سب کی سب سوویت کارخانوں میں بنی ھوئی ھیں۔ یہ ھے جس پر کہ ھم اپنا روپیہ خرچ کرتے ھیں!»

نوریا ازبیک زبان میں بولی لیکن ھندوستانی خواتین نے مترجم کی مدد کے بغیر ھی اسے سمجھہ لیا اور اسکے الفاظ پر زوردار تالیاں بجائیں۔

«ھند سوویت عوام کی دوستی زندہ باد!» یہ تھے وہ الفاظ جو سوویت عوام کی طرف سے اس دوستانہ استقبال کے جواب میں ان ھندوستانی حب الوطن عورتوں نے کہے



هندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ مہمان زراعت میں خاص دلچسپی رکھتی تھیں۔ ضلع یانگی یول میں واقع جے. وی. استالین نامی ازبیک اجتماعی کھیت کو دیکھ کر انہیں انتہائی خوشی ہوئی۔

اجتماعی کسانوں نے ہندوستانی عوام کی ان دوستانہ نمائندوں کا تۂ دل سے خیر مقدم کیا۔ اجتماعی کھیت کے صدر عبدلا آرٹیکوف نے انہیں وہ سب باتیں بتائیں، جو وہ اس بڑے اور امیر اجتماعی کھیت کے ممبران کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتی تھیں۔

یہ اجتماعی کھیت واقعی امیر ہے! ریاست نے اسے غیر معین عرصہ کے استعمال کے لئے ۱۰۸۸ ہیکٹیر اراضی دی ہے (ایک ہیکٹیر = ۲,۴۷ ایکڑ)۔ انقلاب سے پہلے یہ زمین ۸ جاگیرداروں کی ملکیت تھی جن کے لئے بلا زمین کسان اپنا خون پسینہ ایک کیا کرتے تھے۔ اجتماعی کھیت میں ٹریکٹر اور دوسری زراعتی مشینیں کام کرتی ہیں جوکہ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن مہیا کرتا ہے۔ اجتماعی کھیت کے پاس چار مویشی سیکشن، اپنا بجلی گھر اور ۸ لاریاں ہیں۔ اس نے ایک ہسپتال اور ۵۵۰ نشستوں کی ایک کلب بھی بنائی ہے۔ پہلے ان علاقوں کی آبادی بالکل انپڑھ تھی، اب کئی سال سے یہاں سات سالہ اسکول چل رہا ہے اور اس سال ایک دس سالہ اسکول کھولا جائیگا، جوکہ عام ثانوی تعلیم کی شروعات کا نشان ہوگا۔

مہمانوں نے کولخوز کے کھیتوں اور باغوں کی بھی سیر کی اور پاؤنیر کیمپ کو بھی دیکھا جوکہ وہاں بچوں کے لئے ایک باغ میں بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کنڈرگارٹن اور نرسری کو بھی دیکھا اور وہ اس وقت تو بہت ہی خوش ہوئیں، جب کہ ننھے ننھے بچوں نے انکے دلکش لباس کو دیکھکر اپنے بازو انکی طرف پھیلائے کہ وہ اپنی گود میں لے لیں۔



مہمانوں کی آمد کے ایک روز پہلے ھی ایک ۷۳ سالہ اجتماعی کسان قاسم خاجیف کے بیٹے جمال نے اپنا ڈپلوم تھیسس پیش کیا تھا۔ اب وہ اپنے ھی کولخوز میں اراضی سدھار انجینیر کی حیثیت سے کام کریگا

جب ھندوستانی خواتین اجتماعی کھیت کے گاؤں کی گلیوں میں سے گذریں تو لوگ اپنے باغوں کے پھاٹکوں کی طرف آ گئے اور انھیں اپنے گھروں میں آنیکی دعوت دی۔ اتنی دعوتوں کو قبول کرنا تو ناممکن تھا لیکن وہ عمر رسیدہ بادل جان اسمانووا کو انکار نہ کر سکیں۔ یہ دو گھر، جن میں کہ بادل جان اپنے تین بیٹوں اور انکے بال بچوں کے ساتھہ رھتی ھیں ایک وسیع چھاؤں دار باغ میں واقع ھیں۔ ھماری ھندوستانی سہیلیوں نے اس ٦٤ سالہ کسان



کیمرے مسلسل حرکت میں رہے۔ نمائندگان اپنے ساتھ سوویت دھرتی کے دورے کی بہت سی تصاویر لیکر گھروں کو واپس لوٹیں

عورت سے بات چیت میں بہت کچھ جان لیا۔ وہ یہ دیکھ سکیں کہ اجتماعی کھیت کنبے کی زندگی، مسرور اور خوشحال بناتا ہے۔ بادل جان اسمانووا کا گھر ہی خوشحالی اور افراط کا نمونہ تھا۔

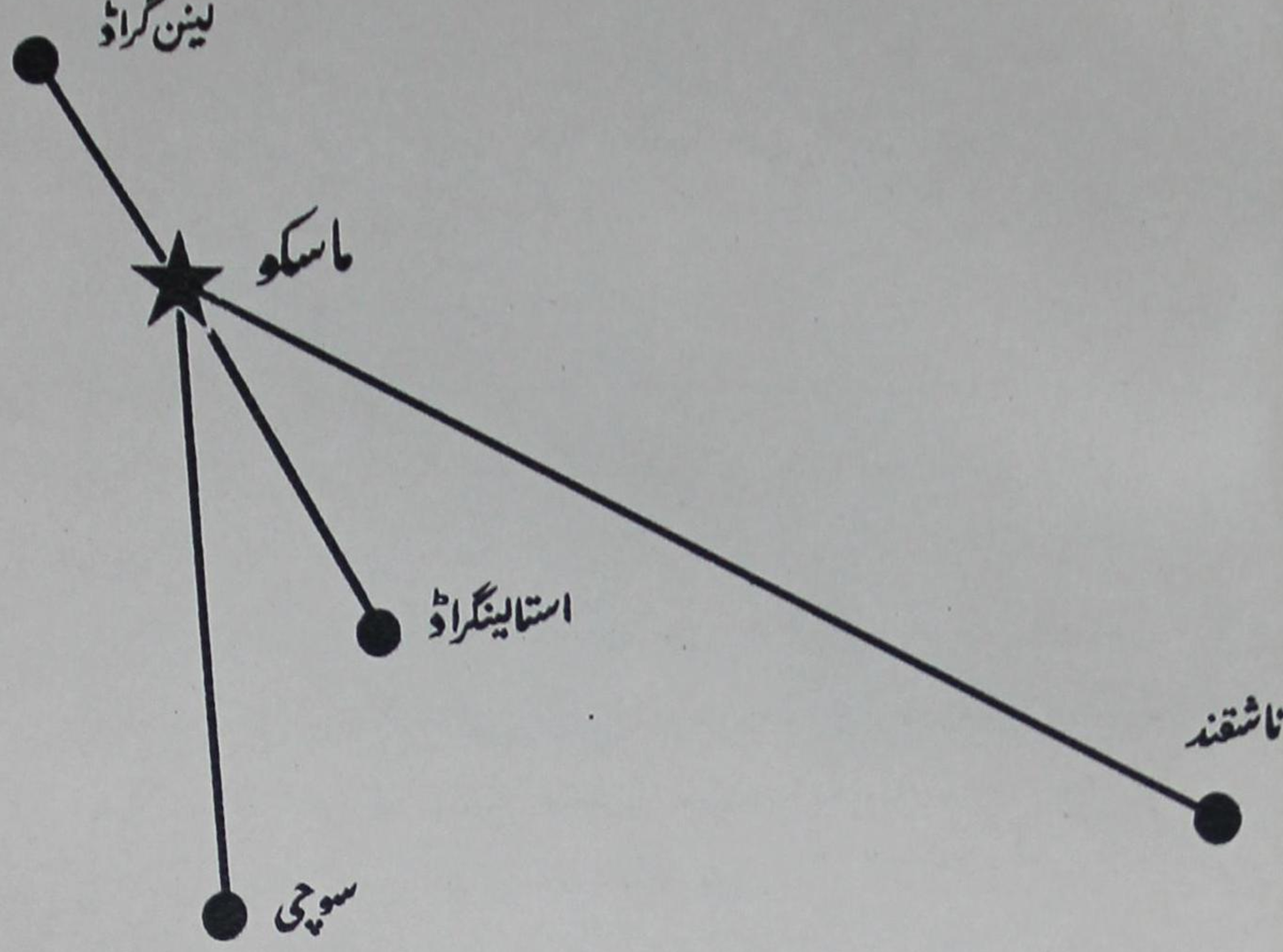
«ابھی ہمیں اناج ملنا باقی ہے جو کہ میرے بیٹوں اور انکی بیویوں کا اس سال کی جنس کی ادائیگی کا حصہ ہے۔ اور گذشتہ سال کا ابھی کافی بچا ہؤا ہے»۔

اس نے ایک کمرے میں پڑی گندم کی بوریوں کی طرف اشارہ کیا۔

ایسے خوشنما باغ سے ہندوستانی خواتین کا جانے کو جی نہیں چاہتا تھا جہاں کہ کسانوں کے گھروں کے بیچوں بیچ گزرتی ایک چوڑی کھال میں پانی بڑے مزے سے ترل ترل کر رہا تھا، جہاں کہ میٹھی سوندھہ والے پھلوں کے وزن سے درخت جھکے ہوئے تھے اور ہوا گلاب کے پھولوں کی خوشبو سے معطر تھی جو کہ خود بوڑھی بادل جان نے لگائے تھے۔

اپنی مہمان نواز میزبان سے جدا ہوتے وقت منورما ستین نے مٹھی بھر گندم مانگا، جسے انہوں نے احتیاط سے اپنے رومال میں باندھہ لیا۔ یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ جب وہ اپنے اسکول جائیں گی جہاں کی وہ صدر معلمہ ہیں اور اپنے طالب علموں کو سوویت یونین میں دیکھی چیزوں کے بارے میں بتائینگی، تو وہ یہ مٹھی بھر گندم انہیں دکھاکر کہینگی کہ یہ ایسی ملک سے ہے، جہاں کے لوگ بھوک کا نام تک نہیں جانتے، جہاں کہ ہر مرد، عورت اور بچے کو کافی کھانے اور پہننے کو ملتا ہے۔

... وطن واپس لوٹتے وقت ماسکو سے نزدیک واقع ونوکووہ ہوائی اڈے پر جب ہندوستانی خواتین نے سوویت خواتین کو الوداع کہی تو دونوں طرف دلوں میں یہی یقین تھا کہ یہ ملاقات سوویت اور ہندوستانی عوام میں باہمی سمجھہ بوجھہ بڑھائیگی اور عالمی امن کے مقصد کو تقویت پہونچائیگی۔


لینن گراڈ
ماسکو
اسٹالینگراڈ
تاشقند
سوچی

ہندوستانی خواتین کے وفد کا اخباری بیان

کوپن ہیگن میں منعقدہ عورتوں کی عالمی کانگرس میں شامل ہوئے ہندوستانی خواتین کے وفد نے جس میں ہندوستان کے مختلف صوبجات سے مختلف پیشوں اور مختلف سیاسی خیالات کی عورتیں شامل تھیں سوویت عورتوں کی فاشسٹ دشمن کمیٹی کی دعوت پر سوویت یونین کا دورہ کیا۔

وفد کو سوویت زندگی کے بہت سے پہلوؤں سے واقفیت حاصل کرنے کے پورے مواقع تھے۔ ہمارا پروگرام ہماری اپنی خواہشات کے مطابق تھا اور سوویت یونین میں اپنے چار ہفتے کے قیام کے دوران اپنی خواہش سے ہم نے ماسکو، لینن گراڈ، استالین گراڈ، سوچی اور تاشقند کی سیر کی۔ زندگی کے تمام دائروں کی عورتوں سے ہماری آزادانہ اور کھلی بحث کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ وفد کی ممبران اس خوشحال اور علم آموز دورے کے لئے سوویت عورتوں کی فاشسٹ دشمن کمیٹی اور سوویت عوام کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔

سوویت یونین میں سب لوگوں کو دی گئیں زندگی کی تمام سہولیات اور ہر شہری کو اپنی ضروریات کے لئے کافی کمانے کے واسطے دیئے گئے مواقع سے وفد متاثر ہؤا ہے۔ صحت کے بچاؤ کے لئے اور تمام عوام کے تمدنی بڑھاؤ کے لئے ریاست کی طرف سے کئے گئے اقدام دوسرے ممالک میں موجود اقدام سے کہیں آگے ہیں۔

ہم ہندوستانی عورتیں سوویت یونین میں عورتوں کو حاصل پوری برابری کی حالت سے خاصکر متاثر ہوئی ہیں۔ روسی فیڈریشن کی نائب وزیر تعلیم محترمہ دوبرووینا، سوویت یونین کی نائب وزیر صحت محترمہ کووریگینا، ازبیک ری پبلک کی مجلس عالیہ کی نائب صدر محترمہ سادیکووا اور دیگر خواتین سے کئے گئے بحث مباحثوں سے یہ صاف ہوگیا کہ بہت سے محکمہ جات میں اور تقریباً تمام ریاستی اداروں میں عورتوں کو اونچے ذمہ دارانہ اور باعزت رتبے حاصل ہیں۔ بہت سے دوسرے محکمہ جات اور صنعتوں میں مثلاً تعلیم اور صحت کے محکموں اور کپڑا ساز اور مٹھائی بنانے والی صنعتوں میں عورتوں کو اکثریت حاصل ہے۔ ہنرمند عورتوں کی حیران کن تعداد جن سے کہ وفد نے ملاقات کی عورتوں کے کام کی صحت اور نفاست کے بلند معیار کا ثبوت تھا۔

ساتھ ہی وفد کو اس بات کا بھی ثبوت ملا کہ مردوں کے ساتھ پیداوار کی برابر حصہ‌دار ہوتے ہوئے عورتوں کو اچھی اور خوشحال مادریت کے پورے پورے امکانات کی ضمانت دی جاتی ہے۔ زچہ خانوں، نرسریوں اور کنڈر گارٹنوں کا وسیع جال جن میں کہ طبی خدمات بہم میسر ہیں اور جو بالکل مفت ہیں، ماؤں کو ایک شہری کی طرح اپنے ملک کی زندگی میں پورا حصہ لینے کے قابل بناتا ہے، جبکہ بچے اسکولوں، پاؤنیر محلوں، پاؤنیر کیمپوں اور بہت سی دوسری نوجوان تنظیموں میں بخوشی مصروف رہتے ہیں۔

استالین گراڈ ٹریکٹر کارخانے کے بچوں کے اداروں میں بچوں کے خوش وخرم چہرے، تاشقند کا کنڈرگارٹن اور ماسکو میں اسکول نمبر ۴۹، جس میں نوجوان مزدور اپنی تعلیم جاری رکھہ سکتے ہیں جو بوجۂجنگ منقطع ہو گئی تھی، وزارت تعلیم کی چارطرفانہ سرگرمیوں کی مثالیں ہیں-

وفد نے ٹریڈ یونینوں کی کل یونین کونسل کے ممبران سے ملاقات کی اور ان سے مزدوروں کے کام کی حالت، سوشل بیمہ اور معاشرتی اور صحت کی سہولیات پر مفصل بحث کی- اس سے وفد اس نتیجہ پر پہنچا کہ سوویت یونین میں معیار زندگی تمام مزدوروں کے لئے پورے آرام، رھائش، خوراک، کپڑوں اور معاشرتی سہولیات کا امکان دیتا ہے- مزید برآن مزدوروں کے فلیٹ دیکھنے سے وفد قایل ہو گیا کہ دو کمانے والے ممبروں پر مشتمل ایک مزدور خاندان کی قوت خرید جوکہ دو یا تین هزار روبل ماهوار کماتے ہوں انہیں اس قابل بناتی ہے کہ وہ جدید سامان مثلاً بجلی اور ریڈیو وغیرہ سے آراستہ تین کمروں کا فلیٹ رکھہ سکتے ہیں اور دوسرا سادہ سجاوٹی سامان خرید سکتے ہیں-

ایک زرعی ملک سے آمدہ وفد کے لئے زراعت کی اجتماعیت اور مشینی کرن زبردست اهمیت کی باتیں تھیں- وفد نے ازبیکستان میں ایک اجتماعی کھیت کو دیکھا- وهاں اسے بہت گرم دلی سے اجتماعی کسانوں کے گھروں میں مدعو کیا گیا- وفد کو اس اجتماعی کھیت کے صدر سے یہ جان کر بہت ھی تعجب ہؤا کہ اس اجتماعی کھیت کو ریاست کو کوئی لگان یا آبیانہ وغیرہ نہیں دینا پڑتا- مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن کی مدد سے زرعی کاموں کا اونچے درجے کا مشینی کرن

کیا گیا ہے۔ اسکی خدمات کے بدلے میں اجتماعی کھیت فصل کے وقت کھیت کی پیداوار کا ۹ سے ۱۱ فیصدی تک کا معمولی حصہ دیتا ہے۔

زراعت میں جدید سائنٹفک طریقے لاگو کرنے سے دیہاتی آبادی کا معیار بہت ہی اونچا کردیا گیا ہے۔ اجتماعی کسان کی آمدنی صنعتی مزدور کے مقابلہ میں کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ اجتماعی کسان اور اسکے کنبے کو مفت تعلیم، طبی سہولیات اور جدید زندگی کی چند ایک سہولتیں مثلاً ریڈیو اور بجلی حاصل ہیں۔ مثال کے طور پر وفد نے ایک خاندان سے ملاقات کی، جس کے تین افراد کام کرتے ہیں۔ پچھلے سال کے دوران انہوں نے ۸۰۰۰۰ روبل کمائے۔

تھیٹر، موسیقی اور بیلٹ، جیسی تمدن کی اعلی ترین شکلوں کا عام محنت کش مزہ اٹھاتے ہیں۔ «تمدن» کے لفظ کو ایک نئے معنی دے دیئے گئے ہیں اور خاصکر کلاسیکی فن کو تو بہترین بنا دیا گیا ہے۔ اسی میں ہیت اور ماہیت کی نئی خوبصورتی کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ ماسکو زمین‌دوز ریلوے، ماسکو ریاستی یونیورسٹی کی عظیم الشان نئی عمارت اور تاشقند میں نیا بنا گرانڈ تھیٹر سوویت یونین میں حاصل‌کردہ فن اور تمدن کی اونچی سطح کی مثالیں ہیں۔

ازبیکستان اور سوچی کے دورے نے وفد کو مختلف ری‌پبلکوں کے درمیان تعاون اور دوستی کا احساس کرایا۔ ہر ایک ری‌پبلک کے انفرادی قومی تمدن کی ترقی کے ساتھہ ساتھہ ری‌پبلکوں کے درمیان آزادانہ اور قریبی رشتے رکھے جا رہے ہیں۔ازبیک اور روسی عوام کے بیچ برادرانہ رشتے اس حقیقت کا صاف مظاہرہ ہیں۔ اس پیچیدہ مسئلے کا خوشحال حل ہندوستانی عوام کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے۔

یہ دوستی سوویت یونین کی ری‌پبلکوں کی قوموں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کی تمام آزادی پسند قوموں کے لئے بڑھائی گئی ہے۔

وفد نے گہری دلچسپی سے دیکھا کہ ہندوستان سے مستقل بنیادوں پر دوستی کو بڑھانے کے لئے اسکولوں اور لائبریریوں میں ہندوستانی کہانیوں اور ہندوستانی ادب کے ترجموں کی تعداد بڑھانے کے لئے اقدام کئے گئے ہیں۔ ہندوستانی عوام کے لئے عام سوویت مردوں اور عورتوں کے محبت اور دوستی کے سچے اظہار سے وفد کی ہر ممبر گہرے طور پر متاثر ہوئی ہے۔

امن قائم رکھنے کے لئے سوویت عوام کی ثابت قدم لگن اور انکے مضبوط ارادے کا اظہار انکے ہر ایک پرامن کام، نئی تعمیر کے ہر ایک منصوبے اور ہر ایک نئے سائنسی تجربہ میں، غرضیکہ انکی زندگی کے ہر شعبہ میں ملتا ہے۔ سوویت عوام کا یہ گہرا یقین ہے کہ پرامن محنت کی ترقی سے وہ تمام دنیا میں امن کی طاقت کو مضبوط کرنے میں اپنا حق ادا کر رہے ہیں۔

ہمارا وفد اس یقین واعتماد کے ساتھہ ہندوستان لوٹ رہا ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں خاصکر ہندوستانی عورتیں امن اور سب کے لئے آزادی حاصل کرنے میں اپنا حصہ ادا کرینگی۔

کوپن ہیگن میں عورتوں کی عالمی کانگرس کے فیصلوں، ویٹ نام، جاپان اور لاتن امریکی ملکوں کی عورتوں سے بحث مباحثوں اور سوویت یونین میں حاصل کردہ تجربات نے وفد کو یقین دلا دیا ہے کہ موجودہ جنگوں کے جلد خاتمے، «اعصابی جنگ» کو بند کرنے اور امن کے لئے زبردست اور متحدہ تحریک کھڑی کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔

ایران، انڈونیشیا، افریقہ، برما کے وفود اور ریاستہائے متحدۂ امریکہ کی نیگرو خواتین سے تبادلۂ خیالات نے کوپن‌ہیگن میں ہندوستانی نمائندگان کو یقین دلا دیا کہ بچوں کا تحفظ اور عورتوں کے حقوق کی جدوجہد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

وفد کی ممبران کوپن ہیگن کانگرس کے پیغام اور اسکے فیصلوں کو تمام ہندوستان میں پھیلانا اپنا مقدس فرض سمجھینگی- وہ بہتر زندگی، آزادی اور امن کے لئے عورتوں کے تمام حصوں کو متحد کرنے اور عورتوں کی عالمی جمہوری فیڈریشن کے ساتھہ انکا قریبی تعلق قائم کرنے اور سرگرم کرنے کی کوشش کرینگی-

اینی مسکیرین	شیبیا دت
انسویہ گیانچند	گارگی بھٹاویدیکر
کپیلا مہتہ	رجنی کمار
منورما ستین	پنکج آچاریہ
سرلا گپتا	انجلی مکرجی
دیویہ بھٹ	شانتا باسو
ایس. حسن	ایم. ہارلیکر
رودا ٹی. چینائے	سدھا رائے
پشپا بوس	وملا کپور
کمال رانی بوس	ایم. اگاڈے
رینو چکرورتی	ہاجرہ بیگم

М. ОВСЯННИКОВА

ДОРОГИЕ ГОСТИ

На языке урду

Художественный редактор *А. Куписко*
Технический редактор *Т. Колчина*

А-01970. Подписано к печати 15/IV-1955 г. Формат $60 \times 88^{1}/_{16}$.
Бум. л. $1^{1}/_{2}$—3 печ. л. Уч.-изд. л. 3,25. Заказ 250. Тираж 5000 экз.
Цена 3 руб. 50 коп.

Министерство культуры СССР
Главное управление полиграфической промышленности
15-я типография «Искра революции». Москва.

وفد کی ممبران کوپن ہیگن کانگرس کے پیغام اور اسکے فیصلوں کو تمام ہندوستان میں پھیلانا اپنا مقدس فرض سمجھینگی۔ وہ بہتر زندگی، آزادی اور امن کے لئے عورتوں کے تمام حصوں کو متحد کرنے اور عورتوں کی عالمی جمہوری فیڈریشن کے ساتھہ انکا قریبی تعلق قائم کرنے اور سرگرم کرنے کی کوشش کرینگی۔

اینی مسکیرین	شیبیا دت
انسویہ گیانچند	گارگی بھٹاویدیکر
کپیلا مہتہ	رجنی کمار
منورما ستین	پنکج آچاریہ
سرلا گپتا	انجلی مکرجی
دیویہ بھٹ	شانتا باسو
ایس. حسن	ایم. ھارلیکر
رودا ٹی. چینائے	سدھا رائے
پشپا بوس	وملا کپور

سرورق صفحۂ آخر: نمائندگان لینن گراڈ سے نزدیک
پیٹرودوریٹس بھی گئیں جہاں انہوں نے بڑے فواروں کو
خوب پسند کیا

